بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم یکشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰	۱۲ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش	۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ	۱۲ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۸۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰-۱۱ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو تاحال کھانسی کی شکایت ہے۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ جس میں دُعا کرنے۔ اور دُعا کو قابلِ قبول بنانے پر روشنی ڈالی۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور سے تشریف لے آئی ہیں۔ خدا کے فضل سے ان کی طبیعت اچھی ہے ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الوحید بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو آج تیز بخار ہے۔ دُعائے صحت کی جائے ؛ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ملتان سے تشریف لائے ؛

آریہ سماج میں حرکت پیدا کرنے کی ناکام کوشش

"آریہ سماج کے لئے حرکت کی ضرورت" کے عنوان سے اخبار "پرکاش" (۲۲ مارچ ۱۹۴۲ء) نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ:-

"آج ہمارے کانوں میں یہ آواز آرہی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی رُک گئی ہے رُکی ہے۔ یا نہیں۔ اس سے اس وقت بحث نہیں لیکن یہ بات ضرور نظر آتی ہے کہ اس کی گتی پہلے سے دھم ہے کسی وقت جاتی کا نیتر اس کے ہاتھ میں تھا۔ آج اس کے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ کسی وقت ہر ایک کام کے لئے لوگ اسی کی طرف دیکھتے تھے۔ آج دیکھنے کی ضرورت نہیں رہی"

ہندوؤں کی نظروں سے اس طرح گرتی ہوئی سماج کو سہارا دینے کے لئے "پرکاش" نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ اور بڑے بڑے دعوے کئے ہیں لیکن جو لوگ حقیقت حال سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ اب کوئی چیز آریہ سماج کو میدان عمل میں کھڑا نہیں رکھ سکتی۔ اور ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج روز بروز گرتی اور مذہبی لحاظ سے ختم ہوتی جائے ؛

"پرکاش" نے بانی آریہ سماج کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے " رشی دیانند کے پرچار کا یہ اثر ہوا۔ کہ جو ہندو دھرم کبھی وقت سوت کی طرح کچا سمجھا جاتا تھا۔ وہ لوہے کی زنجیر کی طرح مضبوط ہو گیا۔ جو کسی وقت دوسروں کے لئے تر نوالہ کا کام دیتا تھا۔ وہ ان کے لئے خطرہ بن گیا۔ رشی نے کہا۔ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم ایک مشنری دھرم نہیں۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ کسی جاتی وشیش کی میراث نہیں۔ بلکہ منش ماتر کے لئے ہے۔ یہ پرماتما کا گیان کسی ایک جاتی یا دیش کے لئے نہیں۔ بلکہ سنسار بھر کے لئے ہے۔ انہوں نے ویدمنتر بھی پیش کر دیا۔ . . . . اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نہ صرف پتت ہوئے ہوئے ہندوؤں کے لئے پرائشچت کے دوار کھل گئے۔ بلکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے لئے شدھی کے بھی۔ . . . . آریہ سماج کی بدولت ہزاروں نہیں۔ لاکھوں اچھوت کہلانے والے ہندوؤں کا ادھار ہوا"

اس میں شک نہیں۔ کہ سوامی دیانند نے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ ویدک دھرم ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور اپنی یہ منشا بھی بار بار ظاہر کی کہ ویدک دھرم کا ڈنکا تمام دُنیا میں بجا دیا جائے گا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ نہ صرف دعوےٰ کوئی نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ اور نہ خالی منشا کسی کام آسکتی ہے۔ ضرورت دلائل۔ اور براہین کی ہوتی ہے۔ اور ایسی خوبیاں کر سکتی ہیں۔ جو عقل و فکر کی کسوٹی پر پوری اُتر سکیں۔ آریہ صاحبان غور فرمائیں۔ سوامی دیانند کا یہ دعوےٰ کیا حقیقت رکھتا ہے کہ ویدک دھرم ایک مشنری دھرم ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے جب خود آریوں کو اعتراف ہے۔ کہ سوامی جی کے میدانِ عمل میں آنے کے وقت ویدوں کا ہندوستان میں نام و نشان تک نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ اخبار "پرکاش" (یکم مارچ سنہ ۱۹۴۲ء) میں لکھا ہے۔ کہ

"سوامی دیانند کے کاریہ ارمبھ کرنے سے پہلے بھارت میں وید لوپ ہو چکا تھا" اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "پہلے پہل برٹش میوزیم پریس لنڈن میں وید کوش تیار کیا گیا"

کیا ایک ایسا مذہب جو ساری دُنیا کے لئے ہو۔ اور تمام اقوام کے لئے ہو۔ اس کی مقدس کتاب کی یہی حالت ہونی چاہیئے۔ جو وید کی بقول آریہ صاحبان ہوئی۔ کہ وہ ہندوستان سے بالکل مفقود ہو گیا۔ اور پھر ملا۔ تو اس وقت جب ایک غیر ہندو قوم نے ایک عجوبہ سمجھ کر نہ کہ مقدس مذہبی کتاب خیال کر کے شائع کیا۔ اور یہ بات اس کی اصلیت کے متعلق ہزار شبہات پیدا کرتی ہے ؛

اس کے بعد قابلِ غور سوال یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند نے وید کی طرف منسوب کر کے جو تعلیم پیش کی۔ کیا وہ ویدوں کے مطابق بھی ہے۔ اس بارے میں چونکہ کسی اور کا فیصلہ آریہ صاحبان کے لئے اتنا وزنی نہیں ہو سکتا۔ جتنا ان کے اپنے کسی ودوان کا۔ اس لئے مشہور آریہ ودوان پنڈت ساتولیکر صاحب کو پیش کیا جاتا ہے۔ جن کے متعلق "پرکاش" نے اپنے ۲۲ فروری سنہ ۴۲ء کے پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ نہ صرف رشی دیانند کی تعلیم کو ویدوں کے خلاف سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس پر شاستر ارتھ کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور جب صورتِ حال یہ ہے کہ سوامی جی نے ویدوں کی جو تعلیم پیش کی۔ وہی متنازعہ فیہ ہے۔ خود آریہ اسے ویدوں کے خلاف سمجھتے ہیں تو دُنیا کے سامنے کیونکر پیش کیا جا سکتا ہے اور کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ہر انسان کے لئے ہے ؛

تیسری بات قابلِ توجہ یہ ہے۔ کہ سوامی جی کی پیش کردہ تعلیم کہاں تک قابلِ عمل ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ سوامی جی نے "ستیارتھ پرکاش" میں وید کے جو احکام درج کئے ہیں۔ اور ان کی جو تشریح فرمائی ہے۔ اس پر عمل کرنے والا غالباً کوئی ایک آریہ بھی نہیں بلکہ کھلم کھلا ان امور کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے ؛

پس جس مذہب کی مقدس کتاب کا یہ حال ہو۔ کہ وہ عرصۂ دراز تک اس مذہب کے ماننے والوں سے روپوش ہو گئی ہو اور جس کا سُراغ ایک غیر ملک میں لگا ہو۔ پھر جس مذہب کے احکام کی یہ صورت ہو۔ کہ ان پر عمل ہی نہ ہو سکتا ہو۔ اسے ساری دُنیا کے لئے بتانا۔ اور یہ توقع رکھنا کہ وہ تمام جہان میں پھیل جائے گا۔ کیونکر درست ہے۔ اس کا تو وہی نتیجہ نکل سکتا ہے

جو نکل رہا ہے۔ کہ آریہ سماج روز بروز گرتی جائے۔ اور آریہ دھرم سے لوگ بددل ہوتے جائیں ؛

باقی رہا یہ کہ سوامی دیانند نے غیر ہندوؤں کے لئے شدھی کا دروازہ کھول دیا۔ اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ آریہ صاحبان کو جیسا تلخ تجربہ اس بارہ میں ہوا۔ ایسا شائد ہی کہیں اور ہوا ہو۔ چند ایک غیر مذاہب کے لوگ جو کسی نہ کسی وجہ سے شدھ ہوئے۔ انہوں نے آریوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ اور دن میں تارے دکھا دیئے۔ اب عرصہ سے نہ آریوں نے کسی پڑھے لکھے مسلمان یا عیسائی وغیرہ کے آریہ ہونے کا کبھی اعلان کیا ہے۔ اور نہ کوئی ادھر کا رُخ کرتا ہے۔ اسی طرح اچھوت ادھار کے ڈھول کا پول بھی سب کو معلوم ہے۔ وہ اچھوت اقوام جنہیں شدھ کرنے کا ادعا آریوں کو ہے وہ اپنے اندر کوئی بھی تغیر نہیں پاتیں۔ آریہ ان سے ملنے ان کے ساتھ کھانے پینے اور بیاہ شادی کے تعلقات پیدا کرنے کے لئے ابھی تک آمادہ نہیں ہو سکے۔

غرض کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جسے آریہ صاحبان فخر کے ساتھ پیش کر کے اپنی زندگی یا ترقی کا ثبوت دے سکیں ؛

تحریک جدید سال ہشتم کے لئے سمندر پار سے آواز

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید ایسی عظیم الشان شان رکھتی ہے۔ کہ جوں جوں سمندر پار کے بعض احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۸ نومبر کا خطبہ پہونچ رہا ہے۔ وہ اسے پڑھ کر نہ صرف اپنے سابقہ وعدوں میں ہی اضافہ کر رہے ہیں۔ اور اپنی ایک ایک ماہ کی آمدنی کے برابر دے رہے ہیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ احباب اپنے وعدے میں ایسا شاندار اضافہ کریں۔ جو کم سے کم ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو۔ بلکہ وعدے کے ساتھ ہی رقم بھی ابتدائے سال میں ہی ادا کر رہے ہیں۔ تا وہ سابقون کی پہلی فہرست میں آ جائیں۔ بیرون ہند یا سمندر پار والوں کے لئے سابقون کی پہلی لسٹ میں آنے کی تاریخ ۳۱ جولائی ہے بعض احباب تو ۳۱ جولائی سے قبل ہی ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ بابو محمد عثمان صاحب سمندر پار سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

میرا وعدہ پہلے ۲۰ روپے کا تھا پھر اسے ۴۰ کیا گیا تھا جو ادا ہو چکا ہے۔ اب میں اسے ۹۰ کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ رقم ارسال کر کے اپنی ایک ماہ کی آمدنی پوری پیش حضور کرتا ہوں۔ حضور سے اپنے اور تمام احمدیوں کے لئے جو فوجی خدمات میں ہیں۔ عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتا ہوں

شیخ عبد الباری صاحب۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ والدین ایسے ہیں۔ کہ باوجود مالی تنگی کے ہم بچوں کا بھی چندہ تحریک جدید کچھ نہ کچھ ادا کرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل نازل فرمائے خاکسار اب کچھ کمانے لگ گیا ہے۔ پانچ کے دنوں کی کچھ تنخواہ ملی ہے۔ ان میں سے ۴۸ ارسال بحضور ہیں۔ چونکہ میری تنخواہ ۹۰ روپے ماہوار ہے۔ اس لئے باقی رقم بھی اگلی تنخواہ پر ارسال کر دوں گا۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آئندہ سالوں میں ایک ماہ کی تنخواہ نہیں وہ دو تین تین ماہ کی تنخواہ حضور کے پیش کرنے کی توفیق بخشے ؛

تحریک جدید کے مجاہد نوٹ فرمالیں۔ کہ ۳۱ مئی تک جو قسط ادا کرنی پڑتی ہے اس کا وقت قریب آ رہا ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے پورے کر لیں۔ خصوصاً وہ احباب جن کا کچھ حصہ رہتا ہے۔ وہ بقیہ رقم اسی ماہ میں ارسال کر کے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں ؛

نوٹ :۔ بیرون ہند اور فوجی خدمات کرنے والے احباب کو یاد رہے۔ کہ ان کے وعدے مقامی ڈاک خانہ میں ۳۰ اپریل تک ڈالے جانے ضروری ہیں۔ کیونکہ وعدوں کی ان کے لئے یہ آخری تاریخ ہے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ تم سے موت مانگتا ہے جس کے بعد تمہیں زندہ کریگا

"ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے۔ کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو۔ اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا۔ جو خدا کے مونہہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو۔ تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو۔ کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدّوں کی طرح گرتے ہیں۔ اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں۔ وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے۔ وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۶-۲۷)

اخبار احمدیہ

احباب محتاط رہیں ایک شخص جو اپنے آپ کو کبھی مدراس اور کبھی حیدر آباد دکن کا ظاہر کرتا ہے۔ رنگ سانولا سیاہی مائل۔ ڈاڑھی فرنچ کٹ۔ عمر تقریباً پچاس سال جسم دبلا پتلا لمبا قد جماعت دہلی سے ٹکٹ گم ہو جانے کا ذکر کر کے کئی دوستوں سے روپیہ وصول کر کے لے گیا ہے۔ ایک معزز دوست نے آٹھ روپے دے دیئے۔ کہ مجلس مشاورت پر قادیان پہونچ جائے۔ لیکن اس نے اور دوستوں کے گھروں پر جا کر بھی کئی روپے وصول کئے۔ ایسی حرکت سے اس کے حالات مخدوش معلوم ہوتے ہیں۔ احباب آگاہ رہیں۔ خاکسار شیخ غلام حسنین سیکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی

ولادت ۱۰ مارچ کو بذریعہ تار پشاور سے اطلاع پہونچی ہے کہ عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منور احمد رکھا۔ مولود کی درازی عمر کے لئے دعا فرمائی جائے۔ محمد الدین مختار عام قادیان (۲) عزیزم نورالدین منیر کے ہاں ۲۹ مارچ کو لڑکا پیدا ہوا الحمد للہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ضیاء الدین نام رکھا۔ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے۔ خاکسار چراغ الدین قادیان

دعائے مغفرت (۱) میرا بھائی عزیز نورالدین بعمر ۲۰ سال چند ماہ بیمار رہ کر ۲ اپریل ۱۹۴۲ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جنازہ بوجہ مجبوری نہیں پڑھا جا سکا۔ احباب نماز پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ عبد الرحمن توپ خانہ بازار لاہور چھاؤنی (۲) میاں شہاب الدین صاحب موضع [illegible] ضلع امرتسر فوت ہو گئے ہیں دعائے مغفرت کی جاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطلِ اسلام کی حیثیت میں

(۴)

عیسائیت کے خلاف کامیاب حربہ

موجودہ عیسائیت کا دارومدار حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت پر ہے۔ ڈاکٹر اوئیر لکھتے ہیں:-

اذا کان ایماننا ھذا خطأ کانت مسیحیتنا بجملتھا باطلۃ۔

(السر العجیب صفحہ ۴) یعنی اگر ہمارا مسیح کی صلیبی موت پر ایمان غلط ثابت ہو جائے تو ساری عیسائیت باطل ثابت ہو جاتی ہے۔

امیر شکیب ارسلان مشہور شامی مصنف حضرت مسیح کے صلیب سے بچ جانے کے نظریہ پر لکھتے ہیں:- واما النصرانیۃ فلان مدارھا کلھا علی موت المسیح مصلوبًا فداء عن البشر فان لم یکن مات مصلوبًا انھدمت العقیدۃ المسیحیۃ کلھا۔ (حاضر العالم الاسلامی جلد ۱ صفحہ ۶۸) کہ یہ نظریہ عیسائیت کے سخت مخالف ہے۔ کیونکہ عیسائیت کا سارا انحصار مسیح کے صلیب پر بطور کفارہ مر جانے پر ہے۔ اگر ثابت کر دیا جائے۔ کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ تو مسیحیت کی عمارت فورًا پیوندِ زمین ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحیثیت بطلِ اسلام یہ ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے انجیلی دلائل کے علاوہ واقعات کی شہادت تاریخوں۔ اور طبی کتابوں کے بیانات سے بھی یہ امر پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے۔ اور نہ کبھی امید رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے۔ بلکہ وہ ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سری نگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سری نگر محلہ خان یار میں ان کی قبر ہے۔" (کتاب مسیح ہندوستان میں ص۱۲) قبر مسیح کے انکشاف نے تو گویا مسیحیت کا خاتمہ ہی کر دیا ہے۔

کامل اتمامِ حجت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پا کر یہ بتایا۔ کہ عیسائیت زیادہ سے زیادہ تین سو سال کے اندر مٹ جائے گی (تذکرۃ الشہادتین) اور عیسائیوں پر اتمامِ حجت کے لئے آپ نے تمام دنیا کے پادریوں کو نشان نمائی کا چیلنج کیا۔ فرماتے ہیں:- "سو اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی۔ کیا آریہ اور کیا یہودی۔ اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کے لئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے۔ جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔ اگر دُنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک کوئی عیسائی طالبِ حق ہے۔ تو ہمارے زندہ خدا اور اپنے مُردہ خدا کا مقابلہ کر کے دیکھ لے۔" (اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

آپ نے ڈاکٹر مارٹن کے نام رجسٹرڈ خط میں عیسائیوں کو مباہلہ کی بھی دعوت دی۔ مگر عیسائی اس میدان میں نہ آئے۔ آپ کا ایک مناظرہ پادری عبداللہ آتھم صاحب سے ہوا جس میں بطلِ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منقولی رنگ میں، معقولی دلائل سے اور آسمانی تائیدات سے اسلام کی صداقت اور عیسائیت کا باطل ہونا ثابت کر دیا۔ یہ مباحثہ "جنگِ مقدس" کے نام سے مطبوعہ موجود ہے۔ فردًا فردًا بھی حضور نے عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ اور اس ملک میں بعض عیسائی۔ بلکہ امریکہ میں بھی مسٹر ویب ایسے عالم حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہاں آپ کے عیسائی نمائندوں سے دو زبردست مقابلے بھی ہوئے۔

بشپ لیفرائے کا مقابلہ سے انکار

سنہ ۱۹۰۰ء میں پنجاب کے پادریوں کے رئیس ڈاکٹر لیفرائے نے مسلمانوں کو دعوت دی۔ کہ مسیح کے مقابلہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معصوم نبی ثابت کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ اور آپ نے مقابلہ کا موضوع یہ قرار دیا۔ کہ "ان دونوں نبیوں (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام) میں سے کمالاتِ ایمانی اور اخلاقی اور برکاتی اور تاثیراتی اور قولی اور فعلی اور عرفانی۔ اور علمی اور تقدسی اور طریقِ معاشرت کی رُو سے کون نبی افضل اور اعلےٰ ہے۔" (اشتہار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

حضور نے اس چیلنج کو بہت سے لوگوں کے دستخطوں سے شائع کرایا۔ تا بشپ صاحب اس مباحثہ پر آمادہ ہوں۔ اخبار پائنیر نے حضور کے چیلنج کو شائع کرتے ہوئے لکھا۔ "اگر ڈاکٹر لیفرائے مقابلہ کرنا منظور کر لے۔ تو بے شک یہ مباحثہ نہایت ہی دلچسپ ہوگا۔" مگر بشپ صاحب نے ۱۲ جون ۱۹۰۰ء کو شملہ سے جواب دیا کہ مجھے افسوس ہے۔ میں آپ کی اس تجویز کو قبول نہیں کر سکتا۔ بے شک بشپ صاحب کے انکار سے یہ فیصلہ کن مباحثہ تو رہ گیا۔ مگر اس سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام کے پہلوان کے سامنے عیسائیت کا نمائندہ نہیں ٹھہر سکتا۔ انگریزی اخبار انڈین ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا: "بشپ کا وسیع علم اور تجربہ اور ان کی عربی۔ فارسی۔ اور اُردو سے واقفیت اور ان کے جذبات اور عمدہ اخلاق بھی بطور وجوہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ کیوں خصوصًا انہی کو اسلام کے اس پہلوان کے ساتھ مباحثہ کے لئے بلایا گیا ہے۔" (پرچہ ۱۹ جون ۱۹۰۰ء)

بشپ صاحب کے انکار کے بعد حضرت اقدس نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ مذکورہ بالا مضمون پر سیر کن بحث کی جس سے عیسائی دُنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔

ڈاکٹر ڈوئی سے رُوحانی مقابلہ

امریکہ میں ایک شخص الیگزینڈر ڈوئی عیسائیوں میں سے مدعی الہام تھا۔ وہ مسیح کی الوہیت کا دعویدار تھا۔ اور اسلام کو جھوٹا مذہب سمجھتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے روحانی مقابلہ کی دعوت دی۔ اور مباہلہ کے لئے بلایا۔ اس مباہلہ کی دعوت کا چرچا امریکہ کے اکثر اخبارات میں ہوا۔ حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ "ڈاکٹر ڈوئی اپنے دعویٔ رسول ہونے اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے۔ تو میری زندگی میں ہی بہت سی حسرت اور دکھ کے ساتھ مرے گا۔ اور اگر مباہلہ بھی نہ کرے۔ تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔"

ڈوئی نے مباہلہ تو نہ کیا۔ مگر شوخی و شرارت میں بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھا۔ "کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں۔ تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔" آخر کار ڈوئی کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی زندگی میں تباہ کیا۔ اور مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں وہ نہایت ذلت سے فالج کے ساتھ مر گیا۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کو معقولی طور پر بھی کامل شکست دی۔ اور روحانی مقابلہ میں بھی۔

حکومت کو تبلیغ

۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء کو حضرت اقدس نے گورنمنٹ کو ایک میموریل بھیجتے ہوئے لکھا۔ کہ مذاہب کے درمیان فیصلہ کے لئے مختلف پیشواؤں کو بُلا کر ایک جلسہ کیا جائے حضور تحریر فرماتے ہیں "ضروری ہے۔ کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نور اس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔ اگر ہماری گورنمنٹ عالیہ ایسا جلسہ کرے۔ تو یہ نہایت مبارک ارادہ ہے۔"

ایسا جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔ مگر اس تجویز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بطلِ اسلام ہونا اور اپنی صداقت پر یقین سے بھرپور ہونا ثابت ہے۔

ملکۂ معظمہ کو دعوتِ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنتِ فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنے وقت کی تاجدار ملکۂ معظمہ کو اسلام کی دعوت دی۔ اور نشان نمائی کے لئے مذہبی نمائندوں کے فیصلہ کن اجتماع کے انعقاد کی تجویز پیش کی۔ حضور کی کتاب تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ اس بارہ میں شائع شدہ ہیں۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں۔ "اسی طرح قرآن عمیق حکمتوں سے پُر ہے۔ اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی کے سکھلانے کے لئے آگے قدم رکھتا ہے بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کے دیکھنے کا چراغ تو قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ دُنیا میں نہ آیا ہوتا۔ تو خدا جانے دُنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا۔ سو شکر کا مقام ہے۔ کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہو گئی تھی دوبارہ قائم ہو گئی۔" (تحفہ قیصریہ ص۲۷-۳)

گویا آپ نے اسلام کی سچائی اور قرآن کی برتری کا پیغام ایک ادنےٰ عیسائی سے لے کر عیسائی سلطنت کی سب سے بڑی ملکہ تک پہنچا دیا۔ وما علی الرسول الا البلاغ المبین۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور سے

کچھ ضروری سوالات

جناب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک عرصہ تک غیر مبائعین کی انجمن کے آنریری جنرل سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ ذیل کا نہائت اہم مضمون انہوں نے بسلسلہ تحقیقات بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے۔ جسے ہم شکریہ سے شائع کرتے ہیں۔ ہماری درخواست ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بغور ان سوالات کا مطالعہ کریں۔ اور ان کے جواب کی کوشش فرمائیں۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے۔ یہ امر واضح ہے۔ کہ خلیفہ کا انتخاب عمر بھر کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس کے سال بسال انتخاب کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن کسی انجمن کے پریذیڈنٹ کا انتخاب عمر بھر کے لئے نہیں ہوتا۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب کے لئے اپنی پوزیشن واضح کرنا نہائت ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱

مولوی کرم الدین صاحب بھین کے مقدمہ میں شہادت دیتے وقت آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کئے تھے۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ . . . مرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوے نبوت اسی قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کے صہ ۱۶۳ سوال نمبر ۶ کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔" یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا۔ کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او کذب بآیاتہٖ۔ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں۔ ایک خدا پر افترا کرنے والا دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا۔"

ان دونوں حوالوں کو ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے "کذاب" اور "کافر" الفاظ ہم معنی ہیں۔ اور آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود ۱۹۰۴ء تک مدعی نبوت تھے۔ جو غیر تشریعی تھی۔ آپ میں اسکے بعد جو تبدیلی نظر آتی ہے۔ اس کے کیا وجوہ ہیں۔

سوال نمبر ۲

آپ ۱۹۰۸ء وفات حضرت مسیح موعودؑ کے بعد سے سلسلہ میں اختلاف رونما ہونے تک سلسلۂ خلافت میں منسلک رہے۔ اور ۱۹۱۴ء سے امارت جماعت احمدیہ لاہور بنائی ہوئی ہے۔ آپ کے ۷ فروری ۱۹۲۷ء کے "پیغام صلح" کے صہ ۳ پر اعلان موجود ہے۔ کہ "یہ (ترقی) تبھی ممکن ہے جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارہ پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلا حیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں"۔

یہ دعوے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ہے۔ وہ بھی ایک دفعہ منتخب ہو کر خلیفہ چلے آرہے ہیں۔ اور آپ بھی اسی طرح امیر بنے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ڈیموکریسی ہر سال انتخاب آزاد چاہتی ہے۔ از راہ کرم بذریعہ اعلان مشکور فرمائیں۔ کہ آپ کی امارت اور ان کی خلافت میں کیا فرق ہے۔

سوال نمبر ۳

آپ نے اپنے خطبات میں آزادی رائے کا بڑی شدومد سے ذکر کیا ہے۔ بلکہ خلیفہ صاحب قادیان پر اعتراض کیا ہے کہ وہاں آزادی رائے مفقود ہے۔ حالانکہ حالت یہ ہے۔ کہ جب میں نے آپ کو مولوی عبد الواحد صاحب کے اعتراضات پر توجہ دلائی۔ تو آپ سیخ پا ہو گئے اور مختلف حیلوں سے کوشش کی کہ میں انجمن کی اعزازی خدمات سے علیحدہ ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے استعفیٰ دے دیا۔ پیشتر اس کے میں مضمون استعفیٰ کو شائع کروں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک آزادی رائے کا سوال ہے۔ آپ میں اور خلیفہ صاحب قادیان میں کیا فرق ہے۔

سوال نمبر ۴

آپ کی طرف سے اکثر یہ شکائت سنی گئی ہے۔ کہ خلیفہ صاحب قادیان نے حضرت مسیح موعودؑ کے کئی ایک خدام کو بصورت اختلاف علیحدہ کیا ہے۔ آپ کی جماعت کے مولوی عبد الستار صاحب۔ مولوی احمد صاحب۔ مولوی غلام حسن صاحب ماسٹر فقیر اللہ صاحب بھی اسی طرح علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ اگر تکذیب و تکفیر خلافت و امارت خود مختاری ہے۔ اور احباب حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ سلوک ہر دو جگہ یکساں ہے بلکہ قادیان کا نظام باہم ارتباط و محبت و ہمدردی جوش اشاعت اسلام قابل رشک ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ کیوں قادیان کو لاہور

مولوی محمد علی صاحب کے حلف کے معاملہ میں ایک ہزار روپیہ کا انعام

از جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد

ایک ماہ سے زائد عرصہ ہوتا ہے کہ خاکسار نے جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں ہمارے درمیان جو اختلاف ہے اس کے متعلق آسمانی فیصلہ مؤکد بعذاب حلف کے ذریعہ کرانے کی درخواست کی تھی۔ مگر اب تک انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اسکو میں ایک نیک فال سمجھتا ہوں۔ یہ حلف کوئی معمولی بات نہیں ہے حلف اٹھانے کے معنی حسب ذیل عظیم الشان حقیقتوں کو جھٹلانا ہوگا۔

(۱) حلفاً یہ کہنا کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسیح موعود ہونے کا دعوے تو صحیح ہے۔ مگر آپ نبی نہیں تھے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار مسیح موعود کو نبی اللہ فرمایا ہے۔

(۲) حلفاً یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی نبی یا رسول ہونے کا دعوے نہیں کیا۔ حالانکہ آپ نے بیسیوں جگہ دعوے کیا ہے۔ جس کے چند نمونے گزشتہ چیلنج میں بھی پیش کئے جا چکے ہیں۔ کس طرح ممکن ہے۔

(۳) حلفاً یہ کہنا کہ جب مولوی صاحب ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے اس وقت بھی حضرت مسیح موعودؑ کو نبی یا رسول نہ لکھا کرتے تھے۔ یہ بھی واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ ریویو کی جلدیں اسپر زبردست شاہد و ناطق ہیں۔

(۴) حلفاً یہ کہنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے زمانہ خلافت میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کو نبی یا رسول نہیں سمجھتے تھے۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ آپ کے مستند اخبار پیغام صلح میں یہ اعلان شائع ہو چکا ہوا ہے۔ کہ "ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ جو درجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔" (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

(۵) حلفاً یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی اپنے منکرین و مکذبین کو کافر نہ کہا تھا۔ یہ بھی غلط ہے۔ اس کے متعلق بھی چند نمونے پیش کئے جا چکے ہیں۔

(۶) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا دعوے تھا کہ آیت استخلاف کے مطابق خدا تعالےٰ نے آپکو خلیفہ بنایا ہے اسی طرح کا دعوے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بھی ہے۔ چھ سال تک ایک حقیقت کو ماننا مگر اب حلفاً جھٹلانا ظلم ہے۔

چونکہ ان تمام صداقتوں کو حلفاً جھٹلانا خدا تعالےٰ سے جنگ کرنا ہے۔ اس لئے جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں خاکسار کی دوستانہ عرض ہے۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے مزید غور فرمائیں۔ اور حق کیطرف رجوع فرمائیں۔ اور اگر بعد غور و فکر کے ان کو اب بھی اپنا ہی مسلک حق پر معلوم ہو۔ جس پر وہ قائم ہیں۔ تو آمیں حلف اٹھائیں تا حق و باطل کا ہمیشہ کیلئے فیصلہ ہو جائے اگر مولوی محمد علی صاحب خود بخود مقابلہ پر نہ آئیں۔ تو ان کے ہم خیالوں میں سے کوئی صاحب انکو حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں۔ انہیں کامیابی پر ان کو بھی ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔

اگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جناب مولوی محمد علی صاحب پر حق کھل گیا ہو۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ دنیا کی پروا کئے بغیر حق قبول کر لیں۔ اسی طرح انکے ہم خیالوں میں سے کسی صاحب پر اگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حق کھل گیا ہو۔ اور وہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو حق قبول کرنے پر تیار کر سکیں۔ اور وہ اس میں کامیاب ہو جائیں تو اس صورت میں بھی شکریہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ خاکسار کی تو صرف یہ خواہش ہے کہ کسی طرح جو حق ہے وہ ظاہر ہو جائے۔

خدا تعالیٰ کے حضور قابلِ قبول معذرت

بالعموم دیکھا جاتا ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کے احکام کو معمولی معمولی عذرات کی وجہ سے ٹال دیتا ہے۔ دین کے کاموں سے غفلت برتتا ہے۔ اور یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ خدا کے حضور وہی معذرت قابل قبول ہوسکتی ہے جو حقیقی اور سچی ہوگی نکمے اور کچے عذرات کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے گا۔ یہ امر ایسا ظاہر و باہر ہے۔ کہ روزانہ مشاہدہ میں آتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ زید اذان سنکر مسجد کی طرف تو قدم نہیں اٹھاتا۔ اور اپنی طبیعت کی خرابی کا عذر گھڑ لیتا ہے۔ لیکن اس وقت اگر اُسے معلوم ہو۔ کہ تھانیدار صاحب طلب کرتے ہیں۔ تو بھاگا چلا جاتا ہے۔ گویا اسے تھانیدار کے حکم کی تو پروا ہے۔ مگر خدائے احکم الحاکمین کے حکم کی مطلق پروا نہیں۔ ایسی صورت میں کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ نماز کے لئے نہ جانے کا عذر کچھ وقعت رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے کہ جب قبض روح کے بعد ان سے سوال کیا جائے گا۔ تو وہ اپنی کمزوری کا ذکر کریں گے اور چاہیں گے کہ معمولی معمولی عذرات پیش کرکے خدا کی گرفت سے بچ جائیں۔ مگر خدا تعالےٰ انکے عذرات کو رد کر دے گا۔ اور انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔ چنانچہ سورہ نساء میں مذکور ہے ان الذین توفّٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللّٰہ واسعۃً فتہاجروا فیہا فاُولٰئک ماوٰھم جہنم وساءت مصیراً۔ الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃً ولا یھتدون سبیلاً فاولٰئک عسی اللّٰہ ان یعفو عنھم وکان اللّٰہ عفوًّا غفوراً (نساء ع ۱۴) یقیناً وہ لوگ جن کی روحیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ یعنی خدا کے احکام کو ٹالتے رہتے ہیں۔ فرشتے ان سے کہیں گے۔ کہ تم کس حال میں تھے کیوں تم خدا کے احکام کو مقدم نہ کرتے تھے۔ وہ جواب دیں گے۔ کہ ہم تو زمین میں بہت کمزور تھے۔ اگر ہم خدا کی باتوں کو مانتے۔ اور ان پر عمل کرتے۔ تو ہمیں نقصان کا اندیشہ تھا۔ فرشتے کہیں گے یہ تمہارا عذر قابل قبول نہیں۔ اور درست تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ کیا خدا کا ملک وسیع نہ تھا۔ کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ اور ایسی جگہ جاکر رہتے۔ جہاں خدا کے احکام بجا لانے کی توفیق ملتی۔ اور کوئی روک پیدا نہ ہوتی۔ پس ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ جو لوٹنے کے لحاظ سے بہت بری جگہ ہے۔ مگر ایسے کمزور لوگ مردوں عورتوں اور بچوں میں سے جو کسی حیلہ اور تدبیر کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ انہیں کسی رستہ کی رہنمائی حاصل ہوسکتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایسے لوگوں کو خدا کی طرف سے معافی مل جائے۔ اور اللہ تو بہت معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

ان آیات میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی گرفت سے ایسے لوگ بچ نہیں سکتے۔ جو اس کے احکام کو وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اور انہیں ٹالتے رہتے ہیں۔ پس اس بیان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا کے حضور وہی معذرت قابل قبول ہوگی۔ جو حقیقی اور سچی معذرت ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا نمونہ یہ تھا۔ کہ جب مکہ کے لوگوں نے انہیں توحید کے ماننے اور اس کے قیام سے روکا۔ اور اسلامی احکام کے ماتحت پاکیزہ زندگی بنانے میں حائل ہوئے۔ اور جبکہ یہ دشمنان اسلام نہیں چاہتے تھے۔ کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر چل کر نماز پڑھیں اور روزہ رکھیں اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور استطاعت پر حج کریں۔ ایسے وقت میں صحابہؓ نے اپنے پیارے وطن کو چھوڑ دیا۔ اور ابی سینیا میں جاکر ایک عیسائی بادشاہ کے ماتحت رہنا قبول کیا تاکہ دین اسلام کو قائم کرسکیں۔ حیرت ہے کہ آجکل عام طور پر لوگ اپنے گھروں سے نکل کر مسجد میں آکر نماز باجماعت پڑھنے کے لئے تیار نہیں۔ مگر صحابہؓ نے سینکڑوں میل کا سفر طے کرکے ایسے ملک کی بود و باش کو ترجیح دی۔ جہاں خدائے قدوس کی عبادت کرسکتے تھے۔ ونعم ما قیل ؎

چراغ مردہ کجا نور آفتاب کجا
ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تفسیری نوٹوں میں زیر آیت الم تکن ارض اللّٰہ واسعۃ تحریر ہے:۔

"تم سب نے تجربہ کیا ہوگا۔ کہ بعض اوقات انسان کا جی چاہتا ہے۔ کہ آج عبادت ہی کریں۔ بعض آدمیوں کو دیکھ کر بھی عبادت کو جی چاہتا ہے۔ اسی طرح بعض موقعوں پر خدا سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔ بعض انسان ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے ملنے سے خدا سے نفرت پیدا ہو کر دنیا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض شخصوں کو دیکھ کر دنیا سے دل سرد ہوجاتا ہے۔ اور آخرت کا خیال آجاتا ہے۔ یہ ایک دنیا کے عجائبات میں سے ہے۔ یہ دونوں حالتیں قریباً ہر انسان پر وارد ہوتی ہیں۔ بعض کھانے۔ چارپائی اور مکان میں غفلت پیدا ہوتی ہے۔ نبی کریمؐ کا حکم ہے۔ کہ ایسی جگہ کو بدل دو۔ چارپائیوں کے بستروں کے بدلنے سے بھی حالت بدل جاتی ہے۔ یہاں اس مسئلہ کو خدا نے بیان کیا۔ جس ملک میں رہنے سے آدمی دین کو بھولے ایسے کیوں نہ چھوڑ دے فرشتے ان پر سختی کریں گے۔ اور کہیں گے کہ تم ایسے مقاموں پر رہے کیوں۔ کیا خدا کی زمین فراخ نہ تھی۔"

موجودہ زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کی حالت عملی لحاظ سے بہت کمزور ہو رہی ہے احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسا اعلےٰ نمونہ قائم کریں۔ اور اسلامی احکام کی بجا آوری میں وہ طریق اختیار کریں جو اسلام پیش کرتا ہے اور جو دنیا کے لئے مشعل راہ ہے۔ اللّٰھم اجعلنا منھم ؛

خاکسار۔ قمرالدین مولوی فاضل

خلاصہ رپورٹ ہائے ماہواری دربارہ تعلیم و تربیت

بابت ماہ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش

چک ۲۰۳/۱۱-L ضلع منٹگمری:۔ نماز باجماعت اور درس قرآن کریم اور کتب حضرت اقدسؑ کا انتظام موجود ہے۔ باوجود ایک خاصی تعلیم یافتہ تعداد کے اس جماعت نے امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ میں حصہ نہیں لیا۔ ایام زیر رپورٹ میں اس جماعت کے بعض دوستوں نے اپنی بعض اخلاقی کمزوریوں کی اصلاح کی۔

فیروزپور:۔ باوجود وعدہ کے اس جماعت نے اس ماہ میں رپورٹ نہیں کی سیکرٹری تعلیم و امیر جماعت کی توجہ اس طرف کرائی جاتی ہے

آگرہ:۔ نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ اور پچھلے ماہ کے مقابلہ پر حاضری میں ترقی ہوئی ہے۔ درس قرآن کریم و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتظام نہیں۔ اس طرف اس جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہیئے اسی طرح ابھی تک اس جماعت میں سے کسی دوست نے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شریک ہونے کے لئے اپنا نام پیش نہیں کیا۔

موسی بنی مائنز (صوبہ بہار) اس جماعت کی طرف سے اس ماہ میں کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی

مونگیر:۔ باوجود تاکید کے افسوس ہے۔ کہ اس جماعت کی طرف سے اس ماہ میں کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

پراونشل انجمن احمدیہ بنگال باوجود تاکید اس جماعت کی طرف سے اس ماہ میں کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی

جموں۔ رپورٹ میں درج ہے کہ بوجہ مسجد نہ ہونے کے اس جماعت میں نماز باجماعت کا انتظام اسوقت نہیں ہے۔ لیکن نظارت کے نزدیک ایسا انتظام جماعت کر سکتی ہے۔ کہ کسی مرکزی مکان پر نماز باجماعت کا انتظام ہو۔ اگرچہ درس کا انتظام ہے۔ مگر باقاعدگی نہیں۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کے لئے یہ جماعت تحریک کر رہی ہے۔ لیکن ابھی تک نظارت ہذا کے سامنے اس تحریک کا نتیجہ نہیں آیا۔ پچھلے ماہ کی رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جماعت نے ابھی کوئی معتدبہ ترقی نہیں کی۔ جماعت مسجد کی زمین کے حصول کیلئے گورنمنٹ سے کوشش کر رہی ہے۔

ناسنور کشمیر۔ اس جماعت کی طرف سے اس ماہ میں پہلی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ نماز باجماعت اور درس قرآن کریم و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتظام ایک حد تک تسلی بخش ہے۔ لیکن باوجود اچھی خاصی تعداد تعلیم یافتہ ہونے کے اس جماعت نے ابھی تک امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ میں شریک ہونے کی سعی نہیں کی۔ جماعت کے اطفال کو باقاعدہ قرآن شریف اور مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔

ڈیرہ غازی خاں۔ مسجد ہے لیکن چونکہ ایک ایسے محلہ میں ہے جو مرکز میں نہیں اس لئے صرف نماز فجر و نماز مغرب دوست باجماعت ادا کر سکتے ہیں۔ رپورٹ میں اوسط حاضری درج نہیں۔ قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس بھی ہوتا ہے۔ یہ رپورٹ اس جماعت کی طرف سے خاص طور پر توجہ دلائے جانے کے بعد پہلی دفعہ موصول ہوئی ہے۔

ملتان۔ نظارت کی طرف سے توجہ دلائے جانے پر سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے باقاعدہ بطور پر ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے جس میں لکھتے ہیں۔ کہ محکمہ تعلیم و تربیت کی طرف سے جو مضامین الفضل میں شائع ہوتے ہیں۔ انکے سنانے کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ جمعہ کی حاضری پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ شہر میں بہت سے حلقے بنائے گئے ہیں۔ جہاں دوست نماز باجماعت مل کر ادا کرتے ہیں۔ ہر حلقہ کا زعیم نماز باجماعت کیلئے حلقہ میں کوشش کرتا ہے۔ ہر حلقہ میں درس کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایک دوست کی ڈیوٹی لگائی ہے۔ کہ گھروں میں احمدیوں کے بچوں اور ان پڑھوں کو ان کی استعداد کے مطابق تعلیم دیں

اخبارات کے خریدنے کی طرف دوستوں کو متوجہ کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان کی طرف دوستوں کو تحریک کی گئی ہے۔ لیکن ابھی اسکا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ انصار اللہ اور خدام کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے۔ غرضیکہ جماعت کی اخلاقی اور دینی حالت میں جو پہلے جمود تھا اسکو ہر طرح دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

منٹگمری۔ اس ماہ میں ماہ گذشتہ کے مقابلہ پر ۹۔ افراد کا اضافہ ہوا۔ اضافہ کی وجہ دوستوں کا تبادلہ ہو کر آنا اور پیدائش ہے۔ جماعت کی مسجد موجود ہے اور نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ لیکن تعداد افراد کے مقابلہ پر ابھی تک مسجد میں حاضری نہیں۔ اگرچہ پچھلے ماہ کے مقابلہ پر ترقی ہوئی ہے۔ درس قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ و درس حدیث کا بھی باقاعدہ انتظام موجود ہے! رپورٹ میں درج ہے کہ تین دفعہ اس ماہ امتحان میں شامل ہونے کے لئے دوستوں میں تحریک کی گئی ہے لیکن اس تحریک کا جواب نظارت ہذا میں تاحال نہیں پہنچا۔ اخلاقی حالت کی درستی کے لئے عہدہ داران جماعت کی طرف سے جدوجہد کی جا رہی ہے سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت کی کوشش قابل شکریہ ہے۔

گنج۔ مسجد جماعت کی موجود ہے اور نماز باجماعت و درس قرآن کریم و حدیث و کتب حضرت مسیح موعودؑ کا باقاعدہ انتظام ہے۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں تحریک کی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک اس جماعت کی طرف سے کوئی اطلاع اس نتیجہ کے بارہ میں موصول نہیں ہوئی لجنہ اماء اللہ کا بھی ہفتہ وار اجلاس ہوتا ہے اس کی روئیداد بھی اخبار میں شائع کی جا چکی ہے درس قرآن کریم ہفتہ میں دو دن پریذیڈنٹ جماعت لجنہ اماء اللہ جمعرات کو دیتے ہیں۔ اور اجلاس کی حاضری ۳۲ اور درسوں کی حاضری ۱۸ تک ہو جاتی ہے۔ ماہ گذشتہ کے مقابلہ پر اس جماعت نے خفیف ترقی کی ہے۔

نیلا گنبد لاہور۔ ماہ گذشتہ میں صرف حلقہ نیلا گنبد لاہور کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی۔ مگر اس ماہ میں لاہور کے کسی حلقہ کی طرف سے سوائے حلقہ محمد نگر کے رپورٹ نہیں ملی۔ حالانکہ اس جماعت کو اس کی اہمیت کے مدنظر خصوصیت سے نظارت کی طرف سے توجہ دلائی گئی تھی۔ حالانکہ جماعت مرکزی سیکرٹری کی طرف سے اور امیر جماعت کی طرف سے تعلیم و تربیت کے کام کے معاملہ میں خاموشی ہے۔

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۰۷:۔ منکہ کرم کلی بیوہ غلام مہدی خاں قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۷۵ سال ساکن نورنگ ڈاکخانہ کھاریاں ۱۹؍ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد سوائے دو بیگہ اراضی کے نہیں ہے۔ زمین کی قیمت اس گاؤں کے شرح کے مطابق ۶۰۰ روپے ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جسکو میں بعد منظوری وصیت ہذا فوراً ادا کر دونگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد زیور وغیرہ نہیں ہے۔ حق مہر جو میرے شوہر کے ذمہ تھا۔ وہ مجھے اپنی زندگی میں ادا نہیں کر سکے۔ جس کو میں نے معاف کر دیا ہوا ہے۔ اگر کوئی اور جائیداد جو میری وفات پر ثابت ہو اس کی ادائیگی کے ذمہ وار میرے ورثاء ہونگے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ الامۃ:۔ کرم کلی بیوہ غلام مہدی سکنہ نورنگ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ دلاور خاں ولد خداداد پنشنر نورنگ پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد الدین امیر جماعت احمدیہ تہال و نورنگ

نمبر ۶۱۰۸:۔ منکہ امۃ الحمید زوجہ بشیر احمد خان قوم ککے زئی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حال گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت جائیداد زیور طلائی قریباً ۲۴ تولے قیمتی ۱۰۰۰ روپے اور مہر مبلغ ۱۵۰ روپے مہر بذمہ خاوند ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ بوقت وفات اگر کوئی اور جائیداد بھی میری ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ الحمید بیگم۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عبد اللہ خان اختر مبلغ حلقہ گورداسپور

نمبر ۶۱۰۹:۔ بشیر احمد خاں ولد شیخ مقبول احمد قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ میں دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور میں بمشاہرہ ۲۵ روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ میں اس تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں یہ رقم ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا۔ تنخواہ کی کمی بیشی کے مطابق حصہ وصیت دیتا رہونگا۔ اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ بشیر احمد خان گواہ شد:۔ عطاء محمد بقلم خود ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور۔ گواہ شد:۔ محمد انوار بقلم خود کلرک ڈی۔ سی۔ آفس گورداسپور۔

نمبر ۶۱۱۰:۔ منکہ محمد انوار ولد میاں شیر محمد صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۱/۲ ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ میں دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور میں بمشاہرہ ۲۵ روپے ملازم ہوں۔ میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ یہ ۱/۱۰ حصہ میں انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ آمد کی کمی بیشی کی صورت میں اس کے مطابق حصہ دیا کرونگا۔ بوقت وفات میری جو جائیداد بھی ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد انوار بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عطاء محمد بقلم خود ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد خاں کلرک ڈی۔ سی آفس گورداسپور۔

نمبر ۶۰۱۲:۔ سیدہ امۃ اللطیف بنت سید محمد لطیف صاحب قوم سید گیلانی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹؍ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت

کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے ۵ روپے میرے باپ کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور آئندہ جس قدر بھی میری جائیداد کوئی منقولہ و غیر منقولہ ہوگی۔ اس کا بھی ½ حصہ بشرط زندگی ادا کرتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جسقدر بھی میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ½ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبدۃ: سیدہ امۃ اللطیف متعلم درجہ رابعہ دینیات کالج نصرت گرلز سکول۔ گواہ شد: سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: سید ولی اللہ شاہ طالبعلم جامعہ احمدیہ

اعلانات نکاح

۱۔ خاکسار کے بھائی مولوی عنایت اللہ خانصاحب خلیل کاٹھ گڑھی کا نکاح امۃ الرسول بنت چوہدری ہدایت خان صاحب کاٹھ گڑھی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دو صد روپیہ مہر پر مورخہ ۴/۴۳ بروز پیر بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نکاح کا اعلان فرماتے ہوئے فرمایا کہ امۃ الرسول مشرکانہ نام ہے لہذا اب نام امۃ اللہ تجویز کیا گیا ہے)

خاکسار برکت اللہ خان کاٹھ گڑھی کو سٹین رائے ونڈ ضلع لاہور

۲۔ عاجز کے برادر محمد شریف احمد خاں ولد ڈاکٹر سلطان علی خاں صاحب ماڑی بچیاں کا نکاح امۃ الحکیم بیگم صاحبہ دختر احمد علی موضع مرڑ ضلع سیالکوٹ مبلغ پانصد روپیہ مہر پر حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۲ مارچ ۱۹۴۳ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

محمد سعید احمد خاں ماڑی بچیاں ضلع گورداسپور

۳۔ سلطان احمد ولد مہر کرمداد صاحب سکنہ امۃ اللہ پور ضلع گجرات کا نکاح محمد بی بی صاحبہ بنت چوہدری ہیرا صاحب سکنہ چک ۵۶۵ ضلع لائل پور سے بتقرر مبلغ یکصد روپیہ مہر خاکسار نے پڑھا۔

محمد حسین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

وی۔پی وصول فرمالئے جائیں!

ہم نے حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰۔ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ۸۔ اپریل تک چندہ وصول نہیں ہوا۔ وی۔پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں امید ہے۔ کوئی دوست یہ گوارا نہ فرمائیں گے۔ کہ ان کی عدم توجہی سے وی۔پی واپس ہو کر دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔

منیجر "الفضل"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سینٹری انسپکٹر گریڈ I تنخواہ (۱۲۰-۵-۵۰/۲-۶۰) یا ایسی تنخواہ جو ملازمت کے قواعد کے مطابق ۱۷ مئی ۱۹۴۳ء تک انکی پوزیشن اور تقرر کے مطابق مقرر ہو کی ایک اسامی کیلئے مجوزہ فارم پرچھ بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے درخواستیں مطلوب ہیں صرف انہی امیدواروں کی درخواستیں زیر غور لائی جائینگی جنہوں نے سینی ٹیشن اور پبلک ہیلتھ کا ٹریننگ کورس پاس کیا ہو۔ اور انکے پاس کسی منظور شدہ اتھارٹی کا سرٹیفکیٹ ہو۔ عمر ۲ جون ۱۹۴۳ء کو ۲۱ اور تیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ مکمل تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک لفافہ آنے کے پرسپر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پورا پتہ درج ہو بھیجا کر جاسکتی ہیں لفافہ کے بائیں بالائی کونہ پر "سینیٹری انسپکٹر کے لئے تفصیلات" لکھنا چاہیئے

جنرل منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مسافروں کے کرایہ جات کی تجدید

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یکم مئی ۱۹۴۳ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مسافروں کے کرایہ جات کا مندرجہ ذیل سکیل جاری کیا جائے گا۔

کلاس	فاصلہ	پائی فی میل	کیفیت
فسٹ کلاس	پہلے تین سو میل کے لئے	۲۴	۱۵۰ میل تک کوئی تبادلی نہیں کی گئی
	اس سے زائد فاصلہ کے لئے	۱۸	
سیکنڈ کلاس	پہلے تین سو میل کے لئے	۱۲	
	اس سے زائد فاصلہ کیلئے	۹	
انٹر کلاس	پہلے پچاس میل کے لئے	۵¼	¼ پائی فی میل کا اضافہ
	۵۱ سے تین سو میل کے لئے	۴¾	
	اس سے زائد فاصلہ کے لئے	۳¾	
تھرڈ کلاس	پہلے تین سو میل کے لئے	۳¼	
	اس سے زائد فاصلہ کے لئے	۲¾	

جنرل منیجر

ماہوار چندہ دینے والے اصحاب سے گذارش

جو اصحاب الفضل کا چندہ ماہوار ادا کرتے ہیں۔ ان سے پر زور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ براہ کرم ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرماویں۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دوست ماہوار ادائیگی کا وعدہ فرما کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک بذریعہ خط یاددہانی نہ کرائی جائے ادائیگی نہیں کرتے۔ موجودہ زمانہ میں ہر ماہ کے بذریعہ خطوط یاددہانی کرانا ہمارے لئے مالی لحاظ سے ناممکن امر ہے۔ لہذا ہم احباب سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ باقاعدہ اور بروقت چندہ کی ادائیگی کو اپنا شعار بناتے ہوئے دفتر سے تعاون فرمائیں۔

منیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی۔ ۹ اپریل۔ اب یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ جہاں تک مرکز میں قومی حکومت کے قیام کا تعلق ہے کانگرس کی طرف سے اس میں کوئی روکاوٹ نہیں رہی قومی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں جسقدر شکایات تھیں وہ دُور ہو گئی ہیں۔

نئی دہلی۔ ۹ اپریل۔ ہندوستان کے فیڈرل چیف جسٹس نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹرنٹی کی بیرسٹری کا امتحان برائے ۱۹۴۲ء دہلی میں ہو۔ امتحان ۴ مئی ۱۹۴۲ء کو شروع ہو جائے گا۔

دہلی۔ ۹ اپریل۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کل صبح اپنے فیصلہ سے سر سٹیفورڈ کرپس کو مطلع کر دے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کے مطالبہ کو واضح الفاظ میں تسلیم کیا جائے۔ کمیٹی نے قومی حکومت میں شرکت کیلئے آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس شرط سے کہ اسے اختیارِ حکومت میں مؤثر حصہ دیا جائے۔

دہلی۔ ۹ اپریل۔ حال ہی میں جاپانیوں نے خلیج بنگال میں جہازوں پر بحری جنگی جہازوں اور طیاروں سے جو حملے کئے۔ اس کے نتیجہ میں متعدد تجارتی جہاز ڈوب گئے ہیں۔ ان جہازوں کے بچے ہوئے تقریباً پانچ سو اشخاص ساحل اڑیسہ کے مختلف مقامات پر پہنچے ہیں۔

کولمبو۔ ۹ اپریل۔ لنکا کے چار سیاسی قیدی جیل سے بھاگ نکلے۔ ان میں دو سٹیٹ کونسل کے ممبر بھی ہیں۔ جو برطانیہ اور اس کے عزائم جنگ کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ جیل میں ان کے محافظ بھی مفقود الخبر ہیں۔

نئی دہلی۔ ۹ اپریل۔ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ وثوق سے کہا جا رہا ہے کہ مسلم لیگ کسی صورت میں بھی پاکستان کے مطالبہ سے دستکش نہیں ہو گی۔ اور اگر برطانوی کابینہ کی تجاویز کی صورت کچھ ایسی ہوئی جس سے پاکستان کے مطالبہ کو ضعف پہنچنے کا اندیشہ ہوا۔ تو مسلم لیگ انہیں رد کر دے گی۔

مانڈلے۔ ۹ اپریل۔ جاپانی طیاروں نے مانڈلے پر دوسرے فضائی حملہ میں سخت بمباری کی جس کے نتیجہ میں گرجے شفاخانے اور مکانات جو چوبی تھے۔ جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ ہوا تیز تھی اس نے جلد ہی آگ کو پھیلا دیا شہر کے وسطی حصہ میں ایک بڑا رقبہ شعلہ زار بن گیا۔ آگ نے خوفناک صورت اختیار کر لی۔ اور آگ بجھانے والے عملہ کو بڑی مشکل پیش آئی۔ بہر حال بھاری نقصان ہوا۔ حملہ میں جاپانیوں نے شہر پر چکر لگا کر جہاں چاہا بمباری کی۔ کپلنگ کا مانڈلے اب کھنڈر بن گیا ہے۔

مالٹا۔ ۹ اپریل۔ کل مالٹا پر جرمن بمباروں نے موجودہ سال کا سب سے بڑا حملہ کیا۔ جس میں محلات، دفاتر، عمارتیں دوکانیں اور رہائشی مکانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ جرمنوں کے بھاری بموں کے گرنے سے عمارتوں کا مسالحہ ہوا میں اُڑنے لگا۔ اور اس قدر زبردست گرد و غبار پیدا ہو گیا۔ کہ کچھ نظر نہ آتا تھا ایک شخص کا بیان ہے کہ تباہ شدہ عمارتوں کی بجائے کھڑی عمارتوں کا شمار آسان ہے۔ حملہ آوروں نے طوفان خیز بم استعمال کئے۔

لنڈن۔ ۹ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایک برطانوی آبدوز نے وسطی بحیرہ روم میں اٹلی کا ایک دس ہزار ٹن کا کروزر غرق کر دیا ہے۔

لنڈن۔ ۹ اپریل۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں میں آج کہا گیا۔ کہ ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ لیبیا میں دشمن کی سرگرمیاں جو بڑھ گئی ہیں۔ وہ بڑے حملہ کا پیش خیمہ ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل رومیل کے پاس دو ہتھیار بند اور ایک ہلکی موٹر والی ڈویژن ہے۔ اطالویوں کے پاس قریباً چھ ڈویژن ہیں۔ قاہرہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل دشمن نے مزید آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ ہم نے دشمن کے کئی قیدی بنا لئے۔ ہمارا ایک دستہ سڈی برنگیش کے قریب دشمن سے لڑ رہا ہے۔

کیوبی شیف۔ ۹ اپریل۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ مرکزی مورچہ پر روسی فوجوں نے جرمنوں کی حفاظتی لائن توڑ دی ہے۔ فرنٹ لائن سے آمدہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روسی فوجیں سفید روس کی سرحد میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور کئی مقامات پر جرمن فوجیں پیچھے ہٹ گئیں یہ سرحد سمولنسک سے پینتالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

روسی کمیونک میں درج ہے۔ کہ لینن گراڈ کے محاذ پر مختلف مقامات ہیں جرمن فوجوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ پندرہ سو جرمن افسران اور سپاہی اس علاقہ میں تباہ کر دیئے گئے۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ مرکزی مورچہ کے ایک مقام پر دشمن کے پانچسو آدمی تباہ کر دیئے گئے۔ جبکہ نازیوں کا ایک جوابی حملہ ناکام بنا دیا گیا۔

ایک دوسرے مورچہ پر روسیوں نے پیشقدمی کی اور ایک ہزار جرمن ہلاک کر دیئے۔ ۷ اپریل کو روسی فوجوں نے جرمنوں کے پانچ ٹینک ۴۴ اسلحہ بردار لاریاں ۹ دوسری لاریاں اور بہت سا سامان تباہ کر دیا۔ دشمن نے توپ خانہ کی تین کمپنیاں بھیجی تھیں۔ جو تقریباً تباہ کر دی گئیں۔

واشنگٹن۔ ۹ اپریل۔ محکمہ جنگ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ غالباً باٹان کے دفاعی مورچوں کو سر کر لیا گیا۔ جاپانیوں نے باٹان کی فوج کے مشرقی بازو کو گھیر لیا تھا اور سپاہیوں کے بیحد تھک جانے کے باعث جوابی حملہ ناکام ہو گیا تھا۔

قاہرہ۔ ۹ اپریل۔ مصر کے سابق وزیر اعظم علی مہر پاشا کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مجلس وزراء کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ملک کی سلامتی اور حفاظت کے پیش نظر موجودہ وزیر اعظم نحاس پاشا نے فوجی گورنر کی حیثیت سے علی مہر پاشا سابق وزیر اعظم اور سابق چیف کابینہ شاہی کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا۔

لنڈن۔ ۹ اپریل۔ آزاد فرانس کے ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع ملی ہے کہ مقبوضہ فرانس میں ٹولون کے مقام پر جو بہت بڑا بحری اڈا ہے جرمنوں کے لئے آبدوزیں تیار ہو رہی ہیں۔ مصالحتی کمیشن کے زیر نگرانی ٹرویز میں اٹلی کے لئے آبدوزیں تیار کی جا رہی ہیں۔ اس سال فرانس میں چھ ہزار ہوائی جہاز تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن میں سے ۵ ہزار جرمنی کو ایک ہزار وشی کی فوج کو ملیں گے۔

ملبورن۔ ۹ اپریل۔ آسٹریلیا کے محکمہ بحر کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وزیگا پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ یہ معلوم

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔